

وَ إِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا  
 إِبْلِيسَ أَبَى (116) فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَذَا عَدُوٌّ لَكَ وَ  
 لِرِزْوَجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى (117)  
 إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَ لَا تَعْرَى (118) وَ أَنَّكَ لَا  
 تَظْمَأُ فِيهَا وَ لَا تَضْحَى (119) فَوَسَّوَسَ إِلَيْهِ  
 الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ  
 وَ مُلْكٍ لَا يَبْلَى (120) فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا  
 سَوَاتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ  
 وَ عَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى (121) ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ  
 عَلَيْهِ وَ هَدَى (122) قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا  
 بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنِ  
 اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَ لَا يَشْقَى (123) وَ مَنْ

أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكاً وَ نَحْشُرُهُ  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى (124) قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي  
 أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيراً (125) قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ  
 آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَ كَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى (126) وَ  
 كَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَ  
 لَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَ أَبْقَى (127) أَ فَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ  
 كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي  
 مَسَاكِينِهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِأُولِي النُّهَى (128)

When We said to the angels, "Prostrate yourselves to Adam", they prostrated themselves, but not Iblis: he refused. Then We said: "O Adam! Verily, this is an enemy to thee and thy wife: so let him not get you both out of the garden, so that thou art landed in misery. "There is therein (enough provision) for thee not to go hungry nor to go naked, "Nor to suffer from thirst, nor from the sun's heat." But Satan whispered evil to him: he said, "O Adam! Shall I lead thee to the tree of eternity and to a kingdom that never decays?" In the result, they both ate of the tree, and so their

nakedness appeared to them: they began to sew together, for their covering, leaves from the garden: thus did Adam disobey his Lord, and allow himself to be seduced. But his Lord chose him (for His grace): He turned to him, and gave him guidance. He said: "Get ye down, both of you,- all together, from the garden, with enmity one to another: but if, as is sure, there comes to you guidance from Me, whosoever follows My guidance, will not lose his way, nor fall into misery. "But whosoever turns away from My message, verily for him is a life narrowed down, and We shall raise him up blind on the day of judgment." He will say: "O my Lord! Why hast Thou raised me up blind, while I had sight (before)?" (Allah) will say: "Thus didst thou, when Our signs came unto thee, disregard them: so wilt thou, this day, be disregarded." And thus do We recompense him who transgresses beyond bounds and believes not in the signs of his Lord: and the chastisement of the hereafter is far more grievous and more enduring. Is it not a warning to such men (to call to mind) how many generations before them We destroyed, in whose haunts they (now) move? Verily, in this are signs for men endued with understanding.

یاد کرو وہ وقت جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔ وہ سب تو

سجدہ کر گئے، مگر ایک ابلیس تھا کہ انکار کر بیٹھا۔ اس پر ہم نے آدمؑ سے کہا کہ

"دیکھو، یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے، ایسا نہ ہو کہ یہ تمہیں جنت سے

نکلوا دے اور تم مصیبت میں پڑ جاؤ۔ یہاں تو تمہیں یہ آسائشیں حاصل ہیں کہ نہ

بھوکے ننگے رہتے ہو نہ پیاس اور دھوپ تمہیں ستاتی ہے۔ لیکن شیطان نے اس کو

پھسلا یا، کہنے لگا "آدم، بتاؤں تمہیں وہ درخت جس سے ابدی زندگی اور لازوال سلطنت حاصل ہوتی ہے؟" آخر کار دونوں (میاں بیوی) اُس درخت کا پھل کھا گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فوراً ہی ان کے ستر ایک دوسرے کے آگے کھل گئے اور لگے دونوں اپنے آپ کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے۔ آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہِ راست سے بھٹک گیا۔ پھر اُس کے رب نے اُسے برگزیدہ کیا اور اس کی توبہ قبول کر لی اور اسے ہدایت بخشی اور فرمایا "تم دونوں فریق (یعنی انسان اور شیطان) یہاں سے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اب اگر میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بد بختی میں مبتلا ہوگا۔ اور جو میرے "ذکر" (درسِ نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔" وہ کہے گا "پروردگار، دُنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا، یہاں مجھے اندھا کیوں اٹھایا؟" اللہ تعالیٰ فرمائے گا "ہاں، اسی طرح تو ہماری آیات کو جب کہ وہ تیرے پاس آئی تھیں، تُو نے بھلا دیا تھا۔ اُسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے۔" اِس طرح ہم حد سے گزرنے والے اور اپنے رب کی آیات نہ ماننے والے

کو (دُنیا میں) بدلہ دیتے ہیں، اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ دیر پا ہے۔  
 پھر کیا ان لوگوں کو (تاریخ کے اس سبق سے) کوئی ہدایت نہ ملی کہ ان سے پہلے  
 کتنی ہی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں جن کی (برباد شدہ) بستیوں میں آج یہ چلتے  
 پھرتے ہیں؟ درحقیقت اس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو  
 عقل سلیم رکھنے والے ہیں۔

یاد کرو وہ وقت جبکہ ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو  
 سجدہ کرو | وہ سب تو سجدہ کر گئے، مگر ایک ابلیس تھا کہ  
 انکار کر بیٹھا | اس پر ہم نے آدم سے کہا، “دیکھو، یہ تمہارا اور  
 تمہاری بیوی کا دشمن ہے، ऐसा نہ ہو کہ یہ تمہیں جہنم سے  
 نکلوا دے اور تم موسیبت میں پڑ جاؤ | یہاں تو تمہیں یہ  
 آسائشیں حاصل ہیں کہ نہ بھوکے رہو، نہ پیاس اور دھوپ تمہیں  
 سہاتا ہے |” لیکن شیطان نے اسکو فریاد کیا، “آدم،  
 بتاؤ تمہیں وہ درخت جس سے ابدی زندگی اور نجات  
 حاصل ہوتی ہے?” آخر کار دونوں (میاں-بیوی) اس درخت کا پھل  
 کھا گئے | نتیجہ یہ ہوا کہ فرعون ہی ان کے ساتھ ایک دوسرے کے  
 آگے بڑھ گئے اور دونوں اپنے آپ کو جہنم کے پتوں سے ٹاکنے  
 | آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ-راست سے ہٹ گیا  
 | پھر اس کے رب نے اسے بارگاہی کیا اور اس کی توبہ قبول کر  
 لی اور اسے ہدایت بخشی اور فرمایا، “تم دونوں (فریاد، یعنی

~~~~~

इनसान और शैतान) यहाँ से उतर जाओ | तुम एक-दूसरे के दुश्मन रहोगे | अब अगर मेरी तरफ़ से तुम्हें कोई हिदायत पहुँचे तो जो कोई मेरी इस हिदायत की पैरवी करेगा वह न भटकेगा, न बदबख्ती में मुब्तला होगा | और जो मेरे 'ज़िक्र' (दर्से-नसीहत) से मुँह मोड़ेगा उसके लिए दुनिया में तंग ज़िन्दगी होगी और क़ियामत के रोज़ हम उसे अंधा उठाएँगे |”---वह कहेगा, “परवरदिगार, दुनिया में तो मैं आँखोंवाला था, यहाँ मुझे अंधा क्यों उठाया?” अल्लाह तआला फ़रमाएगा, “हाँ, इसी तरह तो हमारी आयात को, जबकि वह तेरे पास आई थीं, तूने भुला दिया था | उसी तरह आज तू भुलाया जा रहा है |”---इसी तरह हम हद से गुज़रनेवाले और अपने रब की आयात न माननेवाले को (दुनिया में) बदला देते हैं, और आखिरत का अज़ाब ज़्यादा सख्त और ज़्यादा देर-पा है | फिर क्या इन लोगों को (तारीख़ के इस सबक से) कोई हिदायत न मिली कि इनसे पहले कितनी ही क़ौमों को हम हलाक कर चुके हैं जिनकी (बस्तियों में आज ये चलते-फिरते हैं? दरहकीक़त इसमें बहुत-सी निशानियाँ हैं उन लोगों के लिए जो अकले-सलीम रखनेवाले हैं |